126549 - ایك بار طلاق دے کر رجوع کر لیا اور عدت میں دو بار طلاق دی

سوال

میری ایك سہیلی کو اسکے خاوند نے موبائل میسج کے ذریعہ ایك طلاق دی، اس کے بعد ایك رشتہ دار نے اس سے رابطہ کیا تا کہ اس سے مشکل دریافت کر سکے کہ کس بنا پر اسے طلاق دی ہے تو خاوند اور غصہ میں آ گیا اور کہنے لگا اسے دوسری اور تیسری بھی طلاق.
یہ علم میں رہے کہ اس نے یہ سب کچھ عقل و ہوش میں رہتے ہوئے کیا، اور اس کے بعد ٹیلی فون کر کے کہنے لگا میں بیوی سے رجوع کرنا چاہتا ہوں، لیکن اسے کہا گیا کہ اب کوئی موقع نہیں رہا کیونکہ اس نے تین طلاقیں دے دی ہیں.
اس ان دونوں خاوند اور بیوی کا آپس میں رجوع کرنا اور بھی ضروری ہو گیا ہے کیونکہ طلاق کے وقت بیوی تقریبا سات ماہ کی حاملہ تھی، اور اب بچے کی ولادت ہو چکی ہے، کیا یہ تین طلاق شمار ہونگی یا کہ ایك طلاق مانی جائیگی ؟
اور کیا اس کے لیے رجوع کا امکان پایا جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

فقہاء کرام کا اختلاف ہے کہ اگر ایك ہی بار دو یا تین طلاق دی جائیں تو وہ کتنی طلاق شمار ہونگی، راجح یہی ہے کہ وہ ایك ہی طلاق شمار ہوگی، چاہے اس نے ایك کلمہ میں طلاق دی ہو یعنی کہا ہو: تجھے تین طلاق " یا پھر اس نے علیحدہ علیحدہ طلاق کے الفاظ بولے ہوں یعنی تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق، یا پھر جیسا کہ سوال میں ہے: اسے دوسری اور تیسری طلاق، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہی اختیار کیا ہے، اور شیخ سعدی رحمہ اللہ اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اسے راجح قرار دیا ہے.

انہوں نے صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت اور عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں دو برس تك تین طلاقوں کو ایك ہی شمار کیا جاتا رہا.

عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے: لوگ طلاق میں معاملہ میں جلدی بازی کا مظاہرہ کر رہے ہیں جس میں ان کے لیے مہلت و انتظار تھا، اگر ہم ان پر اسے لاگو کردیں تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے ان پر لاگو کر دیا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1472).

ان علماء رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے کہ طلاق رجوع یا پھر عقد نکاح کے بعد واقع ہوتی ہے، اس لیے جس نے بھی اپنی بیوی کو ایك دن طلاق دی اور پھر پہلی طلاق کی عدت میں ہی دوبارہ طلاق دی تو دوسری طلاق واقع نہیں ہوگی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ان سب مسائل میں راجح قول یہی ہے کہ: تین طلاق بالکل نہیں ہیں، لیکن تین طلاق اس وقت ہونگی یا تو ان کے مابین رجوع یا پھر عقد ہو، وگرنہ تین طلاق واقع نہیں ہونگی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا اختیار یہی ہے اور صحیح بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 94).

اس بنا پر جب خاوند نے دوسری اور تیسری طلاق پہلی طلاق کی عدت میں دی جس میں اس نے اپنی بیوی سے رجوع نہیں کیا تو پہلی طلاق ہی واقع ہوگی دوسری اور تیسری طلاق واقع نہیں ہوئی.

اور خاوند کو حق حاصل تھا کہ وہ اپنی بیوی سے عدت کے اندر اندر رجوع کر لے، لیکن وضع حمل کی وجہ سے عدت گزر چکی ہے اس لیے اب وہ نئے مہراور ولی اور گواہوں کی موجودگی میں نیا نکاح کر سکتا ہے، اور پہلی طلاق شمار ہو گی اور نیا نکاح کر لینے کی صورت میں بھی اس کے لیے باقی دو طلاقوں کا حق رہےگا.

واللہ اعلم .